سوال

(362) طلاق کے لیے ''میری طرف سے تم فارغ ہو'' جیسے الفاظ استعمال کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری بیٹی کا اپنے خاوند سے کسی بات پر جھگڑا ہوا، میں نے بیٹی اور داماد کو سمجھایا اور صلح کرانے کی کوشش کی مگر میرا داماد صلح پر آمادہ نہیں ہوا، بلکہ اس نے کہا کہ اپنی بیٹی کو ساتھ لے جاؤ تم میری طرف سے فارغ ہو۔ یہ یکم جنوری ۲۰۰۱ء کا واقعہ ہے۔ اس کے بعد میرے داماد نے دوسری شادی بھی کر لی ہے۔ اس کے باوجود میں نے دوبارہ صلح کے لئے رابطہ کیا، لیکن وہ صلح کے لئے تیار نہیں ہے۔ کیا اس طرح میری بیٹی کو طلاق ہو گئی یا نہیں؟ کیا وہ آگے نکاح کر سکتی ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بیوی خاوند کا اگر گھر میں کسی بات پر جھگڑا ہو جائے تو اسے گھر میں رہتے ہوئے نمٹانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ لیکن اگر داماد نے سائل کو یہ کہہ دیا ہے کہ اپنی بیٹی کو ساتھ لے جاؤ میری طرف سے فارغ ہو۔ صرف اتنا کہنے سے طلاق نہیں ہو گی، کیونکہ یہ الفاظ اس نے اپنی بیوی کو مخاطب کر کے نہیں کہے۔ اگر بیوی ہی کو کہے تب بھی یہ الفاظ طلاق کے لئے صریح نہیں ہیں۔ فقہا کی اصطلاح میں اسے ''کنایہ'' کہا جاتا ہے۔ ایسے الفاظ کہنے سے خاوند کی نیت کو دیکھا جاتا ہے، اگر اس کی نیت واقعی طلاق کی تھی تو اسے طلاق شمار کیا جائے گا۔ بصورت دیگر یہ الفاظ ایک دھمکی کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ داماد کا دوسری شادی کر لینا بھی طلاق کے لئے دلیل نہیں بن سکتا۔ کیونکہ یہ اس کا حق ہے جو اس نے استعمال کیا ہے، بہتر ہے کہ پنچائتی طور پر خاوند سے دریافت کیا جائے کہ اس کی ان الفاظ سے کیا مراد تھی؟ اگر اس نے طلاق کی نیت سے یہ الفاظ کہے تھے تو اب بیوی کی عدت بھی ختم ہو چکی ہے، لہٰذا اسے شرعاً نکاح کرنے کی اجازت ہے اور اگر اس نے یہ الفاظ طلاق کی نیت سے استعمال نہیں کئے بلکہ دھمکی اور اصلاح احوال کے لئے بطور ڈراوے کے کہے ہیں تو اس صورت میں طلاق نہیں ہو گی۔ سائل کی بیٹی ایسے حالات میں بدستور داماد کی بیوی ہے، برادری کے سرکردہ احباب یا مقامی معززین کے ذریعے مسئلہ کا حل تلاش کیا جائے تاکہ معاملہ زیادہ خراب نہ ہو۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:369